377

میں نے علم سجایا

میں نے عَلَم سجایا میں نے عَلَم اٹھایا
میرے سر پہ وفا نے کیا عشق کا سایہ

چلیں کوثری موجیں کھلیں خلد کی راہیں
جھکیں دنیا کی نظریں اٹھیں دل کی نگاہیں
میرے بخت کا تارا ذرا اور جگمگایا

چلیں کٹ کے بلائیں پیچھے ہٹ گئے طوفاں
سب ہی کالی گھٹائیں ہوئیں چاک گریباں
آندھیوں نے قصیدہ میری شان میں گایا

جیسے مست ہوائیں جیسے بَل کھاتی نہریں
میرے قلب میں ایسے اٹھیں عشق کی لہریں
جونہی سر پہ پھریرا کھلا اور لہرایا

میرے تن میں ایسی بسی خوشبو وِلا کی
میری رگ رگ سے آنے لگی مہک وفا کی
کبھی پھر کوئی باغی میرے پاس نہ آیا

مجھے ایسا سنوارا تیرے لطف و کرم نے
دیئے ایسے اجالے مجھے کالے عَلَم نے
مجھے ڈھونڈتا سورج میرے گھر چلا آیا

میں تو بڑھ گیا آگے پیچھے رہ گئیں صدیاں
مجھے ایک ہی پَل میں ملیں صدیوں کی خوشیاں
میں نے سارے غموں کا کیا ایسا صفایا

مجھے دیکھ کے گوہرؔ ہنسے سارے نظارے
لگی آگ کسی کے بھڑک اٹھے انگارے
جو تھا بغض کا مارا تپا اور تلملایا